Advertisement at Urdu Palace

Are you looking for an affordable website to advertise your business?

Urdu Palace offers lowest rates for all advertisers.

For Advertisement of your brand or business on our website call us or contact us through Whatsapp on following numbers

+92-348-8709449

www.urdupalace.com

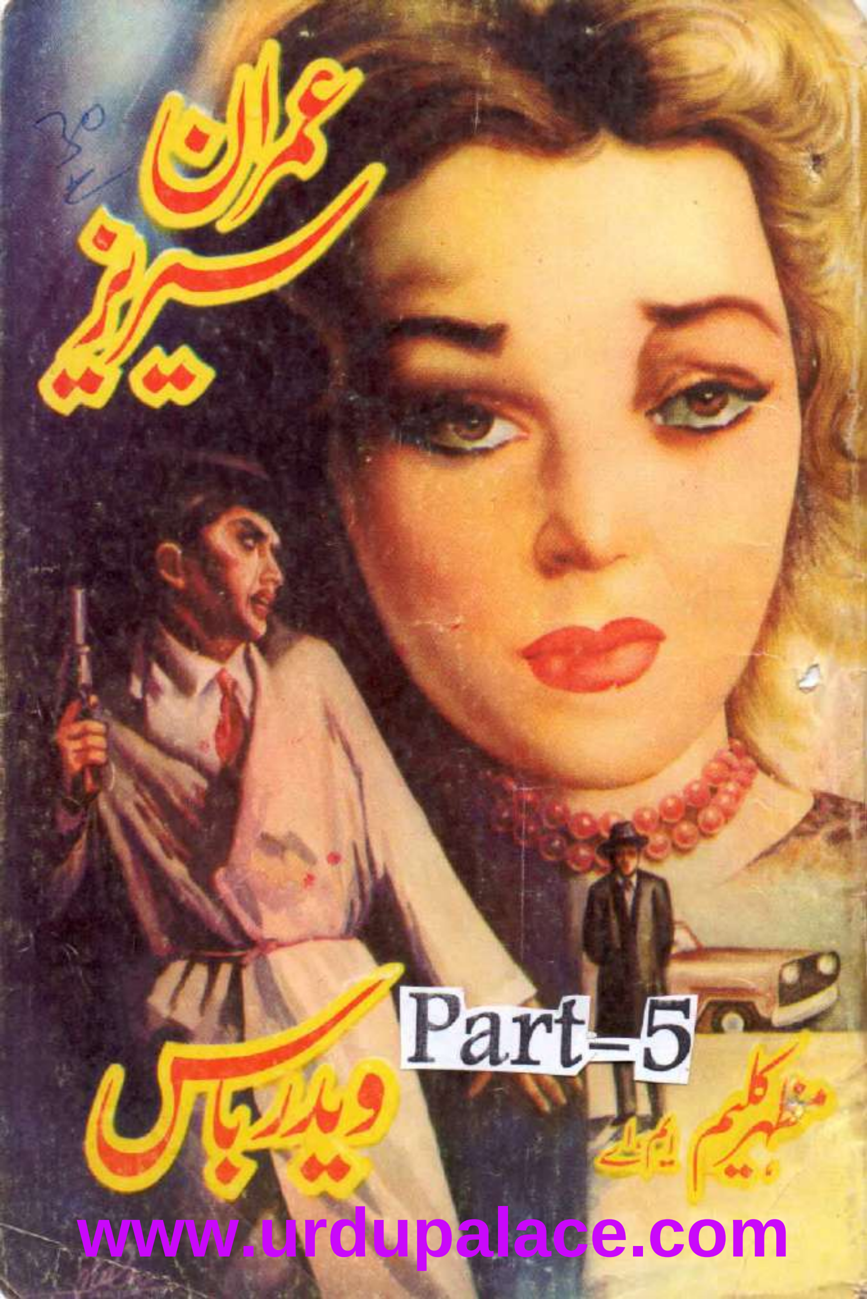

www.urdupalace.com

ڈاکٹر براؤن اور فلپ مشین روم میں ہی موجود تھے۔ ڈاکٹر براؤن نے ویڈیو کنٹرول مشین سنبھال رکھی تھی اور فلپ مین سکرین کو کنٹرول کر رہا تھا۔

سکرین میں شہر میں ہوتی ہوئی بارش صاف نظر آرہی تھی۔ پھر ایک ہلکی سی کھٹک کی آواز آئی اور مین سکرین کے ساتھ اٹیچڈ سب سکرین بھی روشن ہو گئی۔ سب سکرین پر دو کاریں عمارت کے گیٹ سے باہر نکل رہی تھیں۔ فلپ نے ایک بٹن دبایا اور پھر وہ ہینڈل گھما کر کاروں کی رہنمائی کرنے لگا۔ شدید بارش کے باوجود کاریں کافی تیزی سے سڑکوں پر دوڑتی چلی جا رہی تھیں۔ تھوڑی دیر بعد دونوں کاریں مین سکرین پر موجود منظر میں داخل ہو گئیں اور اس کے ساتھ ہی کھٹک کی آواز سے سب سکرین دوبارہ تاریک ہو گئی۔

مین سکرین پر ایک بہت بڑی عمارت صاف نظر آرہی تھی۔ دونوں کاریں اس عمارت سے تھوڑے فاصلے پر رک گئیں۔

www.urdupalace.com

فلیپر نے ہینڈل تیزی سے گھمایا اور مین سکرین پر منظر بدلنے لگا۔ عمارت کے مختلف پہلو بڑی تیزی سے سکرین پر ابھرتے اور مٹتے چلے جا رہے تھے۔ پھر جیسے ہی سکرین پر عمارت کی پشت کا منظر ابھرا فلیپر بری طرح چونک پڑا۔ اس نے تیزی سے ایک بٹن دبایا اور سکرین پر موجود منظر ساکت ہو گیا۔ عمارت کی پشت پر ایک کھڑکی موجود تھی اور اس کھڑکی سے ایک آدمی رسی کے ذریعے نیچے اتر رہا تھا۔

فلیپر نے ایک اور بٹن دبایا اور نیچے اترنے والے نوجوان کا چہرہ واضح ہو گیا۔

"اوہ یہ تو میجر بریو ہے" —— فلیپر ایک بار پھر اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت کے آثار نمایاں تھے۔

"میجر بریو" —— ڈاکٹر براؤن بھی حیرت سے اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات نمایاں تھے

"میرے خیال میں میجر بریو ہم سے پہلے فائل پر قبضہ کر چکا ہے" —— فلیپر نے کچھ سوچتے ہوئے کہا اور اسی لمحے میجر بریو نے زمین پر پہنچ کر جیب میں ہاتھ ڈالا اور پھر جیب سے فائل نکال کر اطمینان کیا اور پھر اس نے دوبارہ فائل کو اچھی طرح جیب میں گھسیڑ لیا۔

دوسرے لمحے وہ تیزی سے عمارت سے دور ہٹنے لگا۔

فلیپر نے ایک اور بٹن دبایا اور اس کے سامنے رکی ہوئی کاریں تیزی سے آگے بڑھ کر عمارت کے قریب جا کر رک گئیں۔

"گیٹ پر الیکٹرک اٹیک کریں ڈاکٹر" —— فلیپر نے ڈاکٹر سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور ڈاکٹر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ایک ہینڈل تیزی سے گھمایا اور پھر بٹن دبا دیا۔ اسی لمحے فلیپر نے دیکھا کہ آسمان پر بجلی کا جھماکا ہوا اور دوسرے لمحے بجلی عمارت کے گیٹ پر گری اور گیٹ اپنے چوکیداروں سمیت جل کر راکھ ہو گیا۔

www.urdupalace.com

گیٹ کراس کر گئے۔

اس کے ساتھ ہی ایک بار پھر سب سکرین روشن ہو گئی۔ اب سکرین پر عمارت کے اندرونی مناظر نظر آ رہے تھے۔ جیسے ہی فلیپر کے آدمی اندر داخل ہوئے ان پر چاروں طرف سے گولیوں کی بوچھاڑ ہونے لگی اور ڈاکٹر نے بار بار الیکٹرک اٹیک کر کے اپنے آدمیوں کو کور دینا شروع کر دیا مگر عمارت کے محافظ پہلے سے چوکنے اور مورچہ بند تھے۔ اس لئے تھوڑی ہی دیر بعد ان کے تمام آدمی ایک ایک کر کے ختم ہو گئے۔

"یہ بدمعاشی میجر بریو کی ہے۔ اس نے شاید پہلے سے حملے کی اطلاع دے دی تھی" فلیپر نے غصے سے سرخ ہوتے ہوئے کہا اور پھر اس نے ایک طویل سانس لے کر سب سکرین تاریک کر دی۔ عمارت پر اس کا حملہ ناکام ہو چکا تھا۔

اس نے ایک بار پھر مین سکرین پر عمارت کے سامنے کا رخ ساکت کیا اور پھر اسے میجر بریو عمارت سے تھوڑی دور کھڑی کار میں بیٹھا نظر آیا۔

"میں اس میجر بریو کو ایسی عبرتناک سزا دوں گا کہ لوگ اس کے تصور سے بھی کانپ اٹھیں گے"۔۔۔ فلیپر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"پہلے اس سے فائل حاصل کر لیں"۔۔۔ ڈاکٹر براؤن نے مین سکرین کو دیکھتے ہوئے جواب دیا۔ میجر بریو کی کار آہستہ آہستہ آگے بڑھنا شروع ہو گئی۔

فلیپر چند لمحے اس کار کو بغور دیکھتا رہا۔ پھر اس نے تیزی سے قریب موجود ایک ٹرانسمیٹر پر مخصوص فریکوئنسی سیٹ کی اور بٹن دبا دیا۔

"ہیلو میجر بریو۔ ویدر باس کالنگ یو اوور"۔۔۔ فلیپر نے باوقار آواز میں کہا۔

"یس میجر سپیکنگ اوور"۔۔۔ چند لمحوں بعد دوسری طرف سے میجر بریو کی آواز سنائی دی۔

"تم نے غداری کی ہے میجر۔ تم نے وزارت خارجہ کو حملے کی اطلاع دی ہے اور

www.urdupalace.com

فائل ختم کر دو ۔ اوور" ——— فلیپر نے دھاڑتے ہوئے کہا۔

"مجھے تو علم نہیں ہیں تو ویسے ہی اِدھر آنکلا تھا اوور" ——— میجر بریو نے پرسکون آواز میں کہا مگر اس کے لہجے میں موجود طنز نمایاں تھا۔

"اچھا اب تم سیدھے ہیڈ کوارٹر آؤ ۔ میں تمہاری نگرانی کر رہا ہوں ۔ اگر تم نے ڈاج دینے کی کوشش کی تو تمہیں کار سمیت یہیں بھسم کر دوں گا ۔ اوور اینڈ آل" ۔ فلیپر نے اسے حکم دیا اور ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کر دیا۔

"ڈاکٹر ہوشیار رہیں اگر میجر بریو ڈاج دینے کی کوشش کرے تو اس کی کار پر الیکٹرانک اٹیک کر دیں ۔ فائل کی بھی پرواہ نہ کریں" ——— فلیپر نے ڈاکٹر سے کہا اور ڈاکٹر نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔ میجر بریو کی کار آہستہ روی سے سڑک پر مسلسل چل رہی تھی اور فلیپر اور ڈاکٹر براؤن دونوں اس پر نظریں گاڑے ہوئے تھے۔

کافی دیر بعد اچانک کار آہستہ سے ڈولی مگر جلد ہی سیدھی ہو گئی۔

"میرے خیال میں میجر بریو کی نیت میں فتور آیا تھا مگر جلد ہی ہوش آ گیا" ——— فلیپر نے کہا ۔ ڈاکٹر براؤن خاموش رہا۔

پھر اچانک وہ دونوں حیرت سے اچھل پڑے ۔ کیونکہ ایک بڑی سی عمارت کے سامنے پہنچتے ہی اچانک کار انتہائی سپیڈ سے مڑی اور عمارت کے اندر داخل ہو گئی اب سکرین پر صرف عمارت ہی نظر آ رہی تھی۔

"ہوشیار ڈاکٹر ہمیں ڈاج دیا جا رہا ہے" ——— فلیپر نے چیخ کر ڈاکٹر سے کہا اور پھر تیزی سے میز پر لگے ہوئے بٹن دبانے شروع کر دیئے ۔ سکرین پر تیزی سے منظر تبدیل ہوتا چلا گیا ۔ اور پھر جیسے ہی عمارت کی دوسری سائیڈ سکرین پر واضح ہوئی وہ دونوں ایک بار پھر حیرت سے اچھل پڑے ۔ سکرین پر انہوں نے دیکھا کہ ایک آدمی دوسرے کو کاندھے پر لادے تیزی سے عمارت کی دیوار کے ساتھ ساتھ بھاگا

www.urdupalace.com

چلا جا رہا ہے۔ فلیپر نے ایک اور بٹن دبایا اور سکرین پر ان دونوں کا کلوز اپ آگیا۔
" اوہ یہ تو کوئی آدمی میجر بریو کو کاندھے پر ڈالے جا رہا ہے " ۔۔۔ فلیپر نے کہا۔
" میرا خیال ہے یہ آدمی پہلے سے ہی میجر بریو کی کار میں چھپا ہوا تھا۔ ذرا اس کا چہرہ اور واضح کرو " ۔۔۔ ڈاکٹر براؤن نے کہا اور فلیپر نے ایک گوٹ گھما دی۔
" ارے یہ تو عمران ہے جو میرے پہلے تجربے کا شکار ہوا تھا۔ میجر بریو اس کی موت پر بے حد خوش ہوا تھا۔ اس نے آتے ساتھ ہی مجھے مبارکباد دی تھی۔ وہ پہلے تجربے کی فلم جی ایم کے پاس دیکھ آیا تھا " ۔۔۔ ڈاکٹر براؤن کے لہجے میں شدید حیرت تھی۔
" عمران تو پھر یہ کیسے بچ گیا۔ یہ تو کار سمیت جل گیا تھا " ۔۔۔ فلیپر کو بھی یاد آگیا۔ کہ اس آدمی کی موت پر میجر بریو نے خوشی کا اظہار کیا تھا۔
معلوم نہیں مگر اب اسے بچ کر نہیں جانا چاہیئے یہ انتہائی خطرناک آدمی ہے اگر یہ میجر بریو کو لے جانے میں کامیاب ہو گیا تو ہم شدید خطرے کا شکار ہو جائیں گے " ۔۔۔ ڈاکٹر براؤن نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔
عمران اس وقت تک میجر بریو کو لئے ہوئے عمارت کی پناہ سے نکل کر کھلے میدان میں آگیا تھا۔ اس کا رخ سامنے والی عمارتوں کی طرف تھا۔
" الیکٹرک اٹیک جلدی کرو ڈاکٹر۔ اس کو کسی قیمت پر نہیں پہنچنا چاہیئے " ۔۔۔ فلیپر نے کہا اور ڈاکٹر براؤن نے مڑ کر ڈائل سیٹ کیا اور پھر اس نے بٹن دبایا۔
آسمان سے بجلی کی لہر نیچے آئی مگر عمران چھلانگ لگا کر ایک طرف ہو گیا اور اٹیک ضائع ہو گیا۔ اب عمران زگ زیگ انداز میں دوڑ رہا تھا۔
ڈاکٹر نے بار بار اٹیک کرنے شروع کر دیئے۔ مگر عمران اپنی پھرتی اور چالاکی سے ہر بار بال بال بچ جاتا تھا۔
" ڈاکٹر یہ بچ کر نکلتا جا رہا ہے " ۔۔۔ فلیپر نے جھنجھلاتے ہوئے جواب دیا

www.urdupalace.com

اور ڈائل پر تھرتھراتی ہوئی سرخ رنگ کی سوئی کو بغور دیکھنے لگا۔ اس بار وہ صحیح معنوں میں نشانہ باندھ کر اٹیک کرنا چاہتا تھا۔

"ویسے بھی اب یہ بچ نہیں سکتا ڈاکٹر۔ اب آگے میدان میں پانی جمع ہے آپ اٹیک کریں" —— فیلیپر نے سکرین کو بغور دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں اب اگر اٹیک نشانے پر نہ بھی پڑے تب بھی یہ دونوں نہیں بچ سکتے"۔ ڈاکٹر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ اور فریکوئنسی سیٹ کرنے لگا۔ اسی لمحے عمران پھسل کر گر پڑا۔ اور اس کے کاندھے پر لدا ہوا میجر بریو اچھل کر دور جا گرا۔ عمران تیزی سے اٹھا اور پھر اس نے میجر بریو کو اٹھانے کی بجائے تیزی سے سامنے عمارتوں کی طرف دوڑ لگا دی۔ پانی کے باوجود اس کی رفتار انتہائی حد تک تیز تھی۔ ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے اس کو پر لگ گئے ہوں۔

"اٹیک کرو ڈاکٹر کیا سوچ رہے ہو ورنہ بدروح کا بچہ صاف نکل جائے گا" —— فیلیپر نے چیخ کر کہا۔

اور ڈاکٹر نے سرخ رنگ کا بٹن پوری قوت سے دبا دیا۔ دوسرے لمحے بجلی کی لہر سیدھی عمران کی طرف لپکی۔

"وہ مارا" —— فیلیپر نے اچھلتے ہوئے کہا۔

مگر جب چمک ختم ہو گئی تو یہ دیکھ کر ان پر اوس پڑ گئی کہ عمران جمپ مار کر بچ نکلا تھا۔ البتہ میجر بریو بجلی کی زد میں آ گیا تھا۔ عمران اب سوکھی جگہ پر دوڑ رہا تھا۔ ڈاکٹر براؤن کا چہرہ غصے سے سرخ ہو رہا تھا۔ اس نے ایک بار پھر اٹیک کیا۔ مگر اسی لمحے عمران عمارت کے دروازے میں گھس چکا تھا۔ مگر اس بار ڈاکٹر اپنے مقصد میں بنیادی طور پر کامیاب ہو گیا تھا کہ سکرین پر انہوں نے صاف طور پر دیکھا تھا کہ جلتا ہوا بھاری بھرکم دروازہ اس پر جا گرا تھا اور عمران اس جلتے ہوئے دروازے کے

www.urdupalace.com

نیچے آگیا تھا۔

"بڑی مشکل سے ختم ہوا ہے" ——— ڈاکٹر براؤن نے طویل سانس لیتے ہوئے ماتھے سے پسینہ پونچھا۔ مگر دوسرے لمحے چلتی ہوئی مشین یکدم رک گئی اس کے اوپر لگا ہوا زرد رنگ کا بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔ اور کمرے میں تیز سیٹی کی آواز گونجنے لگی ڈاکٹر نے بوکھلا کر مین سوئچ آف کر دیا اور مشین کے تمام بلب بجھ گئے اور اس کے ساتھ ہی سکرین بھی تاریک ہو گئی۔

"کیا ہوا ڈاکٹر" ——— فلپر نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"بار بار اٹیک کرنے سے مشین گرم ہو گئی ہے۔ اگر میں چند لمحے اور مشین بند نہ کرتا تو مشین برسٹ ہو جاتی" ——— ڈاکٹر براؤن نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"اگر چند لمحے اور سکرین آف نہ ہوتی تو عمران کے انجام کے متعلق تصدیق ہو جاتی فلپر نے سوچنے والے انداز میں کہا۔

اس کا انجام صاف ظاہر ہے کہ جلتے ہوئے دروازے کے نیچے آنے کے بعد اب اس کے انجام کے متعلق کیا شک باقی رہ گیا ہے۔ مگر اس ملک میں ہمارے ساتھ برا ہو رہا ہے۔ میجر بریو نے پہلا قدم اٹھایا تو منہ کی کھائی۔ اب ہم نے پہلا قدم اٹھایا تو تب بھی ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ فائل بھی نہ ملی۔ پانچ آدمی بھی ختم ہو گئے۔ میجر بریو بھی مارا گیا اور سب سے بڑا خطرہ جو میرے ذہن میں آ رہا ہے۔ وہ یہ کہ اب ہمارے ویدر کنٹرول کی بات بھی راز نہیں رہ سکے گی۔ وزارت خارجہ کی عمارت پر بجلی کا گرنا اور پھر عمران کا بجلی کی زد میں آکر مرنا اور میدان میں بار بار بجلی کا گرنا آخر کس طرح راز رہ سکتا ہے" ——— ڈاکٹر براؤن نے کہا۔

"ہاں یہ بات تو ہے مگر اس کے باوجود یہاں کے لوگ مصنوعی آسمانی بجلی کے متعلق نہیں سوچ سکتے۔ مگر اس کے باوجود ہمیں اپنے پلان کے متعلق ایک بار پھر غور

www.urdupalace.com

کرنا پڑے گا۔ بجائے چھوٹے چھوٹے سٹیپ اٹھانے کے ہم کیوں نہ یکدم مین سٹیپ اٹھائیں تاکہ اس سے پہلے کہ یہاں کے لوگ ہوشیار ہوں ہم اپنا کام کر جائیں" —— فلیپر نے رائے دی۔

"ٹھیک ہے میں جی ایم سے بات کرتا ہوں" —— ڈاکٹر براؤن کی سمجھ میں بھی بات آگئی۔

اس سے پہلے کہ وہ اس سلسلے میں قدم اٹھاتے۔ ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز نکلنے لگی۔

فلیپر نے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"جی ایم کالنگ ویدر باس اوور" —— دوسری طرف سے باوقار آواز سنائی دی۔ فلیپر جی ایم کی آواز سن کر ایک طرف ہو گیا اور ڈاکٹر براؤن نے اس کی جگہ لے لی۔

"ویدر باس سپیکنگ اوور" —— ڈاکٹر براؤن نے جواب دیا۔

"ڈاکٹر براؤن تھوڑی دیر پہلے میجر بریو نے مجھے کال کیا تھا کیا بات تھی اوور" جی ایم نے سوال کیا۔

اور ڈاکٹر براؤن نے مشن کی تمام تفصیلات سے اُسے آخر تک بتلا دیں اور ساتھ ہی عمران کا ذکر بھی کر دیا۔

"اوہ یہ تو بہت بُرا ہوا ڈاکٹر کہ میجر بریو ختم ہو گیا اور ہمارا مشن بھی ناکام ہو گیا میجر بریو ہمارے ملک کا قیمتی سرمایہ تھا۔ اعلیٰ حکام کو جب اس سانحے کی خبر ملے گی تو انہیں شدید شاک ہو گا۔ اوور" —— جی ایم نے تاسف آمیز لہجے میں جواب دیا۔

"سر مجبوری تھی اگر ہم اس کو بچاتے تو عمران اسے لے جاتا اور اس طرح مشن ناکام ہو جاتا۔ اوور" —— ڈاکٹر براؤن نے جواب دیا۔

www.urdupalace.com

"مشن تو اب بھی مجھے ناکام ہوتا نظر آ رہا ہے۔ اب تک دو کوششیں کی گئی ہیں اور دونوں ناکام ہو گئی ہیں اوور" ــــ جی ایم نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"سر یہی بات میں سوچ رہا ہوں۔۔ بجائے چھوٹے چھوٹے اقدامات کرنے کے کیوں نہ میجر آپریشن کر دیا جائے۔ اگر ہمارا میجر آپریشن کامیاب ہو گیا تو ان چھوٹے چھوٹے اقدامات کی کیا پوزیشن رہ جاتی ہے۔ اوور" ــــ ڈاکٹر براؤن نے تجویز پیش کی۔

"میجر آپریشن کے لئے کیا ہم پوری طرح تیار ہیں۔ یہ چھوٹے چھوٹے اقدامات تو محض اس لئے رکھے گئے تھے تاکہ ویدر کنٹرول مشین کی وسعت اور کارکردگی کا صحیح اندازہ ہو جائے اوور" ــــ جی ایم نے کہا۔

"میں مشین سے پوری طرح مطمئن ہوں اس میں مزید وسعت پیدا کرنے کے لئے ایک ہفتہ لگانا پڑے گا۔ اس کے بعد ہماری مشین یقیناً اس قابل ہو گی کہ اس ملک کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے تباہ کر دے اوور" ــــ ڈاکٹر براؤن نے پراعتماد لہجے میں جواب دیا۔

"ٹھیک ہے میجر آپریشن کی تیاری کرو۔ میں اعلیٰ حکام سے بات چیت کرتا ہوں اوور اینڈ آل" ــــ جی ایم نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"فلیپر ایک ہفتے تک تمام سرگرمیاں بند کر دو۔ میں مشین کی قوت بڑھانے کا کام آج ہی سے شروع کر دیتا ہوں" ــــ ڈاکٹر براؤن نے فلیپر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"بہتر سر ٹھیک ہے" ــــ فلیپر نے جواب دیا اور پھر مودبانہ انداز میں سر ہلا کر کمرے سے باہر نکل گیا۔

www.urdupalace.com

عمران پر جیسے ہی جلتا ہوا دروازہ گرا۔ عمران کو ایک لمحے کے لئے یوں محسوس ہوا جیسے وہ کسی آتش فشاں پہاڑ کے لاوے کے نیچے دب گیا ہو مگر دوسرے لمحے اس نے بے پناہ قوت ارادی کو بروئے کار لاتے ہوئے اپنے ہوش و حواس درست کئے اور پھر اس دروازے کے نیچے سے نکلنے کے لئے زور لگانے لگا۔ اسی لمحے اس نے کئی آدمیوں کے قدموں کی آوازیں اور شور سنا۔ یہ شاید بلڈنگ کے مکین تھے

اور پھر چند ہی لمحوں بعد عمران کو دروازے کے نیچے سے گھسیٹ لیا گیا۔ عمران کا لباس چونکہ پانی میں شرابور تھا اس لئے اس کا لباس آگ پکڑنے سے بچ گیا تھا البتہ کھلا جسم کئی جگہ سے جل گیا تھا۔ اسی بلڈنگ میں ایک ڈاکٹر کا مطب بھی موجود تھا۔ اس نے عمران کی مرہم پٹی کی اور اسے ہسپتال جانے کا مشورہ دیا۔

عمران پوری طرح ہوش و حواس میں تھا۔ اس نے جیب کے اندر موجود فائل کی موجودگی کا اطمینان کیا اور پھر ان سب لوگوں کا شکریہ ادا کیا اور بلڈنگ کے دوسرے دروازے سے باہر نکل گیا۔ اس کے سر پہ پٹیاں بندھی ہوئی تھیں اور وہ خود حیران تھا کہ اس بار وہ موت کے منہ سے کیسے نکل جانے میں کامیاب ہو گیا ورنہ جس انداز میں اس پر حملہ کیا گیا تھا۔ اس کے بچ نکلنے کے ایک فیصد بھی امکان

www.urdupalace.com

نہیں تھا۔ اب بارش بند ہو چکی تھی اور بادل چھٹ گئے تھے۔ شہر کا کاروبار دوبارہ معمول پر آنے لگا تھا۔ عمران نے ایک خالی ٹیکسی کو رکنے کا اشارہ کیا اور ٹیکسی کا دروازہ کھول کر ڈرائیور کو پرنس روڈ پر چلنے کو کہا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اب پانی سر سے اونچا ہوتا جا رہا ہے۔ اگر اس نے فوری کوئی تدارک نہ کیا تو نتائج بیحد خطرناک نکلیں گے اور چونکہ یہ ایک خالص ترین سائنسی حربہ ہے۔ اس لئے اسے ایک ذہین سائنسدان کی سخت ضرورت تھی۔ اسی لئے اس نے ٹیکسی ڈرائیور کو پرنس روڈ چلنے کو کہا تھا۔ کیونکہ وہ فوری طور پر ملک کے عظیم سائنسدان ڈاکٹر داور سے اس سلسلے میں مشورہ کرنا چاہتا تھا۔

چند ہی لمحوں بعد ٹیکسی پرنس روڈ پر پہنچ گئی۔ عمران نے ڈرائیور کو ایک عظیم الشان کوٹھی کے اندر چلنے کا اشارہ کیا اور جب ٹیکسی پورٹیکو میں رکی تو عمران باہر آ گیا اس نے جیب سے بٹوا نکال کر ڈرائیور کو ایک بڑا نوٹ دیا اور پھر بقایا لئے بغیر بڑی ہی بے نیازی سے سیڑھیاں چڑھتا چلا گیا۔

ٹیکسی ڈرائیور چند لمحے تو اسے جاتا دیکھتا رہا۔ پھر اس نے بڑی پھرتی سے وہ نوٹ جیب میں ڈالا اور ٹیکسی اتنی تیزی سے آگے بڑھا لے گیا۔ جیسے اسے خطرہ ہو کہ کسی بھی لمحے عمران اس سے بقایا کا مطالبہ نہ کر بیٹھے۔

مگر عمران نے پیچھے مڑ کر بھی نہ دیکھا اور برآمدے میں موجود کال بیل پر انگلی جما دی۔ اس نے اس وقت تک بٹن سے انگلی نہ ہٹائی جب تک کہ سائیڈ کا دروازہ ایک جھٹکے سے نہ کھل گیا۔

دروازے پر ڈاکٹر داور کی لڑکی نسیم چہرے پر جلال کا تاثر لئے کھڑی تھی۔ عمران کو بھی اس کی آمد کی امید تھی۔ کیونکہ اسے علم تھا کہ ڈاکٹر داور ملازم پالنے کا عادی نہ تھا اتنی عظیم الشان کوٹھی میں ڈاکٹر داور اپنی اکلوتی بیٹی نسیم کے ساتھ اکیلا رہتا تھا۔ نسیم اور عمران کے درمیان خوب چھنتی تھی۔ شروع شروع میں نسیم نے عمران پر ڈورے ڈالنے

www.urdupalace.com

کی انتہائی کوشش کی تھی مگر عمران بھلا ان داؤ پیچ میں کب آتا تھا۔
چنانچہ نسیم نے تھک ہار کر کوشش ہی چھوڑ دی تھی۔ البتہ عمران نے اسے خوب تنگ کیا کرتا تھا۔ اب چونکہ عمران کے سر پر پٹیاں بندھی ہوئی تھیں اور چہرے پر ابھی تک جلنے کے نشانات موجود تھے۔ اس لئے نسیم اسے پہچان نہ سکی۔
"مسٹر تمہیں گھنٹی بجانے کی تمیز ہے" ——— نسیم نے انتہائی جھنجھلائے ہوئے لہجے میں عمران سے کہا جو بڑی معصوم سی صورت بنائے کھڑا تھا
مس نسیم جان، راحت جہاں عرف تمیز دار بیگم بندہ گستاخی کی معافی چاہتا ہے ویسے جہاں تک گھنٹی بجانے کا تعلق ہے میں نے ایک سکول میں دس سال تک گھنٹی بجانے کی ملازمت کی ہے۔ اس لئے آپ میری پیشہ ورانہ صلاحیت کو چیلنج نہیں کر سکتیں" ——— عمران نے بڑے مودبانہ لہجے میں سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے جواب دیا اور نسیم بڑی حیرت بھری نظروں سے اس نوجوان کو دیکھنے لگی۔ جو اتنی بے تکلفی بلکہ توہین آمیز لہجے میں بات کر رہا تھا۔
"کون ہو تم" ——— نسیم شاید اس کی بات پر آتش زیر پا ہو گئی تھی۔
"مجھے اگر گھنٹی بجانے کی تمیز نہیں تو معاف کیجئے آپ کو بات کرنے کی تمیز نہیں اس لئے حساب برابر اور آؤ پھر ایک دوسرے کی باہوں میں باہیں ڈال کر اس دنیا سے دور بلکہ اس دنیا کے اس کونے میں چلیں جہاں بندہ نہ بندے کی ذات ہو۔ گدھے اور گدھوں کی ذات بے شک ہو" ——— عمران نے ٹھیٹھ عاشقانہ جواب دیا۔
"شٹ اپ یو نانسنس! نہ جانے کس پاگل سے واسطہ پڑا ہے" ——— نسیم نے اس بار بوکھلائے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔
"یہ واسطہ تو زندگی بھر کا ہے مس نسیم جان اور اس واسطے کو پائیدار بنانے کیلئے ہی حاضر ہوا ہوں۔ اگر آپ کے قبلہ گاہی اعظمی قبلہ و کعبہ والد صاحب المعروف ڈاکٹر

www.urdupalace.com

داور صاحب موجود ہوں تو انہیں میری تشریف آوری کی اطلاع دے دیجئے۔" عمران نے ڈھیٹ ہو کر کہا۔

"جاؤ بھاگ جاؤ ورنہ میں نوکروں کو بلوا کر دھکے مار مار کر نکلواؤں گی" —— نسیم نے آگ بھبھوکا ہوتے ہوئے کہا۔

"ہی ہی آپ بے فکر رہیں مجھے مشاطہ نے پوری معلومات دی ہیں کہ آپ کی کوٹھی میں نوکر موجود نہیں ہیں۔ البتہ اگر آپ مجھے نوکر رکھ لیں تو یقین رکھیں میں فالتو آدمی کو دھکے مار مار کر باہر نکالنے کے کام میں ماہر ہوں" —— عمران نے اپنی خدمات پیش کر دیں۔

"آخر تم ہو کون اور کیا چاہتے ہو۔ صاف صاف بتلاؤ" —— نسیم اب بری طرح بیزار ہو چکی تھی۔

"فی الحال تو آپ کا مستقل مہمان بننے کا ارادہ لے کر آیا ہوں۔ آگے آپ کی مرضی" —— عمران نے اسی لہجے میں جواب دیا۔

"اچھا ٹھہرو میں ڈاکٹر صاحب کو بھیجتی ہوں" —— نسیم کو جب اور کوئی بات نہ سوجھی تو وہ یہ کہہ کر اندر چلی گئی۔ مگر دروازہ اس نے بند کر لیا تھا۔ عمران دل ہی دل میں مسکرا دیا تھا۔ کیونکہ ڈاکٹر داور کی طبیعت وہ اچھی طرح جانتا تھا جب انہیں غصہ آتا تھا تو وہ بات کرنے کی بجائے گولی مار دینا بہتر سمجھتے تھے۔ اور اسے علم تھا کہ نسیم ڈاکٹر صاحب کو خوب الٹی سیدھی لگا کر لائے گی۔ چنانچہ وہی ہوا چند لمحوں بعد دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور ڈاکٹر داور ہاتھ میں بندوق لئے باہر نکل آئے۔ ان کے چہرے پر شدید طیش کے آثار نمایاں تھے۔ نجانے نسیم نے انہیں کیا کہا تھا۔

"کون ہو تم اوباش کمینے" —— ڈاکٹر داور نے بندوق کی نال عمران کے

www.urdupalace.com

سینے پر رکھتے ہوئے انتہائی جلال کے عالم میں پوچھا۔

"سس سر مم مم۔ میں۔ آ۔ آ علی۔ عم عم۔ عمران ہوں"—— عمران کے چہرے پر انتہائی خوف کے تاثرات تھے۔ اور زبان لڑکھڑا رہی تھی۔ مگر اس بار وہ اپنے اصلی لہجے میں بولا تھا۔

"کیا کہا تم نے۔ علی عمران "—— ڈاکٹر داور بری طرح چونکے اور ان کے پیچھے کھڑی نسیم کو تو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے سر پر ایٹم بم گر پڑا ہو۔ اسکی آنکھیں حیرت کی شدت سے پھٹنے کے قریب تھیں۔

"جج۔ جی ہاں۔ علی عمران ایم۔ ایس۔ سی۔ ڈی ایس (آکسن) ولد الحلال سر رحمان ڈائریکٹر انٹیلیجنس"—— عمران نے اپنا تفصیلی تعارف کراتے ہوئے کہا۔

اور ولد الحلال کے لفظ پر ڈاکٹر داور کے چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ رینگ گئی البتہ نسیم اپنی ہنسی نہ چھپا سکی اور بے اختیار اس کا قہقہہ نکل گیا۔

"اب ہنس رہی ہو اگر ڈاکٹر صاحب باہر نکلتے ہی مجھے گولی مار دیتے تو تم ساری عمر بیوہ (ہپ)"—— عمران یکدم اپنے منہ پر ہاتھ رکھتے ہوئے رحم طلب نظروں سے ڈاکٹر داور کی طرف دیکھتے ہوئے خاموش ہو گیا۔ اور ڈاکٹر داور بے اختیار ہنس پڑے۔

"اس چڑیل نے تو مجھے کہا تھا کہ کوئی غنڈہ کوٹھی میں گھس آیا ہے"—— ڈاکٹر داور نے بندوق ہٹا کر عمران کا بازو پکڑتے ہوئے کہا۔

"غنڈی ہو گی یہ خود میں شریف النسل انسان ہوں"—— عمران نے ڈاکٹر سے نظریں بچا کر نسیم کو آنکھ مارتے ہوئے کہا۔

"دیکھئے ابو! یہ بالواسطہ طور پر آپ کو غنڈہ کہہ رہے ہیں"—— نسیم نے

www.urdupalace.com

ڈاکٹر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"چلو بیٹے اندر چلیں۔ یہ تم نے اپنا حال کیا بنا رکھا ہے"—— ڈاکٹر نے ان کی نوک جھونک کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔ اور ڈاکٹر کی بات سن کر نسیم بھی چونک پڑی۔

"ہاں عمران صاحب یہ آپ کو کیا ہو گیا ہے۔ آپ کا تو تمام جسم جگہ جگہ سے جلا پڑا ہے"—— نسیم نے بھی اس بار ہمدردانہ اور سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"بس کچھ نہ پوچھو بے خطر آتشِ عشق میں کود پڑا تھا۔ اب مجھے کیا معلوم تھا کہ جل جاؤں گا۔ میں تو یہی سمجھا تھا کہ آگ گل و گلزار میں تبدیل ہو جائے گی"۔ عمران نے بڑے معصوم لہجے میں جواب دیا اور ڈاکٹر داور کھلکھلا کر ہنس پڑے ڈاکٹر داور بے حد سنجیدہ قسم کے آدمی تھے۔ مگر عمران ہی ایک ایسی شخصیت تھی جس کی باتوں پر وہ بھی دل کھول کر ہنستے تھے۔

ڈاکٹر داور، عمران کو لئے سیدھے ڈرائنگ روم میں آ گئے۔ نسیم نے لا کر چائے پیش کی اور خود بھی ڈاکٹر کے قریب بیٹھ گئی۔

"تم جاؤ میں تمہارے والد سے ایک ایسی بات کرنے والا ہوں۔ جس پر لڑکیوں کو شرمانا چاہیئے۔ شاباش جاؤ"—— عمران نے نسیم کو پچکارتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں نجانے کیا بات تھی کہ نسیم بے اختیار شرما کر اُٹھ گئی۔ حالانکہ وہ عمران کی طبیعت سے واقف تھی۔

"کیا بات ہے عمران یہ تمہاری کیا حالت ہوئی ہے۔ مجھے تفصیل بتاؤ"—— ڈاکٹر داور نے بے حد سنجیدگی سے پوچھا۔

"ڈاکٹر صاحب اسی لئے میں آپ کے پاس آیا ہوں۔ میری یہ حالت اس لئے ہوئی ہے کہ دو بار مجھ پر آسمانی بجلی گر چکی ہے اور آئندہ بھی کسی وقت گرنے کا سو فیصد

www.urdupalace.com

امکان ہے ـــــ عمران نے بھی سنجیدگی سے جواب دیا۔

" آسمانی بجلی۔ عمران بیٹے مذاق مت کرو۔ میں بے حد سنجیدہ ہوں" ـــــ ڈاکٹر داور نے حیرت آمیز لہجے میں کہا۔

" یقین کریں ڈاکٹر صاحب میں قطعی سنجیدہ ہوں" ـــــ عمران نے انہیں یقین دلاتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ بےحد سنجیدہ تھا۔ اس لئے مجبوراً ڈاکٹر کو اس پر یقین کرنا پڑا۔ چنانچہ اس کے چہرے پر شکنیں ابھر آئیں۔

" مجھے تفصیل بتاؤ" ـــــ ڈاکٹر داور نے جواب دیا۔

اور عمران نے تمام واقعات تفصیل سے بیان کر دیا۔

" پھر تو تمہاری بات صحیح ہے۔ میرے خیال میں یہ ہمارے ملک کے خلاف سب سے خطرناک ترین حربہ ہے" ـــــ ڈاکٹر داور نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

" ہاں ڈاکٹر میں بھی یہی سوچ رہا ہوں کہ اگر مجرموں نے اس حربے کا وسیع پیمانے پر استعمال کیا تو ملک یقیناً تباہ و برباد ہو جائے گا۔ اور دوسرا خدشہ جو میری نظر میں وہ یہ کہ مجرم کسی بھی وقت ہمارے ملک کی اہم ترین شخصیت پر بجلی گرا کر اسے جلا کر راکھ کر سکتے ہیں" ـــــ عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

" ہاں یہ بھی ممکن ہے۔ پھر تمہارے ذہن میں اس حربے کا کیا سدباب ہو سکتا ہے" ـــــ ڈاکٹر داور نے پوچھا۔

" میری سمجھ میں تو فی الحال کوئی بات نہیں آ رہی ہمارے ہاں محکمہ موسمیات میں ماہرین نہ ہونے کے برابر ہیں اور جو ہیں ان کی معلومات بھی بالکل سطحی اور ابتدائی ہیں۔ میں چاہتا ہوں کوئی سائنسدان ایسا ہو جو فوری طور پر اس حربے کا توڑ پیدا کرے تاکہ جب تک میں مجرموں پر ہاتھ ڈالنے میں کامیاب نہ ہو سکوں، اس وقفے میں وہ ملک کو نقصان سے بچا سکے" ـــــ عمران نے کہا۔

www.urdupalace.com

"ہمارے ملک میں تو ایسا کوئی سائنسدان نہیں ہے جو موسم پر ریسرچ کا ماہر ہو"۔ ڈاکٹر داور نے سوچتے ہوئے کہا۔

"آپ ہمسایہ ملک کافرستان کے سائنسدان ڈاکٹر براؤن سے واقف ہیں"۔۔۔۔ عمران نے اچانک کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر براؤن"۔۔۔۔ ڈاکٹر داور نام سن کر چونک پڑے۔ پھر چند لمحے وہ سوچتے رہے۔ اچانک ان کی آنکھوں میں چمک سی لہرائی۔

"ہاں ایک بین الاقوامی میٹنگ میں میری ڈاکٹر براؤن سے ملاقات ہوئی تھی۔ وہ بھی شاید موسم پر ریسرچ کر رہا تھا۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ اس سازش کے پیچھے اس کا ہاتھ ہے"۔۔۔۔ ڈاکٹر داور نے سوال کیا۔

"میں نے سنٹرل پبلک لائبریری سے موسم پر ریسرچ کرنے والے سائنسدانوں کے تازہ ترین کارناموں کے متعلق ریفرنس تلاش کئے تھے۔ اس میں مجھے یہی ایک نام مشکوک محسوس ہوا ضروری نہیں کہ اس تمام سازش کے پیچھے یہی نام ہو"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

ڈاکٹر داور چند لمحوں تک سوچتے رہے۔ پھر انہوں نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ٹھیک ہے میں اس سلسلے میں کوشش کرتا ہوں۔ ایک یورپین سائنسدان سے میرے بہت اچھے تعلقات ہیں۔ میں اس سے فوری رابطہ قائم کرتا ہوں۔ وہ بھی مصنوعی موسم پر ریسرچ کر رہا ہے۔ ہو سکتا ہے وہ اس سلسلے میں ہماری کوئی مدد کر سکے"۔

"ٹھیک ہے آپ فوری طور پر اس سے رابطہ قائم کریں۔ اس دوران میں مجرموں پر ہاتھ ڈالنے کی کوئی راہ نکالتا ہوں"۔۔۔۔ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ ہاتھ ملا کر کوٹھی سے باہر نکل آیا۔ جلد ہی ایک ٹیکسی نے اسے دانش منزل پہنچا دیا۔ اس نے بلیک زیرو کو وہ فائل سر سلطان کو پہنچانے کی ہدایت کی اور خود ٹرانسمیٹر پر

www.urdupalace.com

فریکوئنسی سیٹ کرنے میں مصروف ہو گیا۔ جلد ہی رابطہ قائم ہو گیا۔

"ایکس ٹو اوور" ——— رابطہ قائم ہوتے ہی عمران نے مخصوص لہجے میں بات کی۔

"صفدر سپیکنگ سر اوور" ——— دوسری طرف سے صفدر کی آواز سنائی دی۔

"صفدر رپورٹ دو اوور" ——— عمران نے پوچھا۔

"سر میں عمران کی گاڑی میں مجرموں کا انتظار کرتا رہا۔ مگر تمام مجرم عمارت کے اندر ہی ختم ہو گئے۔ وہ سب غیر ملکی تھے۔ بعد میں کاروں کے نمبر کے متعلق میں نے معلومات حاصل کیں تو نمبر پلیٹیں جعلی ثابت ہوئیں۔ رجسٹریشن آفس سے وہ نمبر ابھی الاٹ ہی نہیں کئے گئے اوور" ——— صفدر نے جواب دیا۔

"اچھا تم ایسا کرو کہ کیپٹن شکیل اور صدیقی کو ساتھ لے کر دارالحکومت میں موجود تمام غیر ملکیوں کے فارن آفس سے ریکارڈ چیک کرو اور پچھلے ایک ماہ سے جو غیر ملکی دارالحکومت میں آئے ہیں ان کی فہرست مرتب کر کے باری باری ان سب سے ملو اور اپنے طور پر کسی مشکوک آدمی کا انتخاب کرو اوور" ——— عمران نے اسے ہدایت دی۔

"مگر سر دارالحکومت میں تو پچھلے ایک ماہ میں سینکڑوں غیر ملکی آئے ہوں گے۔ ان سب سے ملاقات کرنے کے لئے تو کم از کم ایک ماہ چاہئے اوور" ——— صفدر نے تشویش زدہ لہجے میں کہا۔

"تم لسٹ تو تیار کرو۔ پھر میں سب ممبران میں کام بانٹ دوں گا اوور" ——— عمران نے اس بار قدرے سخت لہجے میں جواب دیا۔

"او کے سر میں ابھی کام شروع کر دیتا ہوں اوور" ——— صفدر نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے چوبیس گھنٹے کے اندر اندر مجھے لسٹ مل جانی چاہئے اوور اینڈ آل"

www.urdupalace.com

عمران نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ ٹرانسمیٹر آف کرتا۔ اچانک تیز سیٹی کی آواز کمرے میں گونج اٹھی۔ عمران نے چونک کر ڈائل پر نظر ڈالی۔ یہ فریکوئنسی ٹائیگر کی تھی۔ عمران نے بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ٹائیگر کالنگ اوور" ـــــ دوسری طرف سے ٹائیگر کی آواز گونجی۔

"عمران سپیکنگ اوور" ـــــ عمران اس بار اپنے اصل لہجے میں بولا تھا۔

"سر میں نے کافرستانی سفارت خانے میں ایک اہم عہدہ حاصل کر لیا ہے اس کے لئے مجھے سفیر صاحب کے پرسنل سیکرٹری کو اغوا کرنا پڑا۔ میں آج سے پرسنل سیکرٹری کے روپ میں ڈیوٹی دے رہا ہوں۔ مجھے اس کے لئے مستقل طور پر سفارت خانے میں رہنا پڑے گا اوور" ـــــ ٹائیگر نے تفصیل بتائی۔

"ویری گڈ وہاں آنکھیں کھول کے رہنا اور کسی بھی مشکوک بات پر مجھ سے فوری رابطہ قائم کرنا اوور" ـــــ عمران نے اسے ہدایت دیتے ہوئے کہا۔

"اوور اینڈ آل" ـــــ عمران نے جواب دیا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ ٹائیگر کی طرف سے تو وہ مطمئن ہو گیا تھا۔ اگر کافرستانی سفارت خانے میں کوئی گڑبڑ ہو رہی ہے تو ٹائیگر یقیناً اس کا سراغ لگا لے گا۔

عمران کرسی پر بیٹھا آئندہ کے لئے کسی لائن آف ایکشن کے متعلق سوچ رہا تھا۔ ابھی تک دو بار دارالحکومت کی اہم عمارتوں پر حملہ ہو چکا تھا۔ دو دفعہ اہم ترین فائلیں اڑائی جا چکی تھیں۔ عمران پر بار بار حملے کئے جا چکے تھے۔ مگر سیکرٹ سروس کی کارکردگی فی الحال صفر تھی۔ کوئی لائن آف ایکشن ہی نہیں تھی جس پر چل کر مجرموں کا سراغ لگایا جا سکے۔ عمران قطعی اندھیرے میں تھا اور اسی بنا پر عمران کو بیحد تشویش تھی کہ نہ ہی وہ مجرموں کا معمولی سا سراغ لگا سکا۔ اور نہ ہی اسے مجرموں کے مقاصد کا کچھ علم تھا۔ وہ ابھی تک اندھیرے میں ہی ٹامک ٹوئیاں

www.urdupalace.com

مار رہا تھا سوچتے سوچتے اچانک اس کے ذہن میں ایک خیال آیا اور وہ چونک پڑا۔ اس کی آنکھوں میں ایک پراسرار سی چمک لہرائی اور اس نے ٹیلیفون اپنی طرف کھسکایا۔ اس نے نمبر ڈائل کئے اور رسیور کان سے لگا لیا۔

"یس آپریٹر فارن کال"—— دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"—— عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ یس سر"—— اس بار آپریٹر کا لہجہ بوکھلایا ہوا تھا۔

"ایمرجنسی کال فار ناگالینڈ۔ انٹرنیشنل ویدر ریسرچ لیبارٹری ٹاپ سیکرٹ" عمران نے اسے کال کے متعلق بتایا۔

"ہولڈ فار ون منٹ سر"—— آپریٹر نے مودبانہ لہجے میں جواب دیا۔ اور عمران انتظار کرنے لگا۔

ناگالینڈ میں اس کا بہترین دوست نکلسن ایک سائنسدان تھا۔ اسے یاد آگیا تھا کہ نکلسن کسی موسمی ریسرچ لیبارٹری میں کام کرتا ہے جو اقوام متحدہ کے تحت قائم کی گئی ہے۔ اس نے سوچا کہ شاید وہ اس مسئلے پر روشنی ڈال سکے۔

ایک منٹ سے پہلے رابطہ قائم ہو گیا۔ دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز ابھری۔

"ریسپشنسٹ انٹرنیشنل لیبارٹری ناگالینڈ سپیکنگ"——

"ڈاکٹر نکلسن سے بات کراؤ فوراً میں پاکیشیا سے بول رہا ہوں"—— عمران نے انتہائی وقار سے کہا۔

"آپ کون صاحب بول رہے ہیں"—— دوسری طرف سے ریسپشنسٹ نے سوال کیا۔

"تم ڈاکٹر نکلسن سے بات کراؤ میرے نام سے تمہیں کوئی مطلب نہیں ہونا

www.urdupalace.com

چاہیئے" ـــــ عمران نے اسے قدرے ڈانٹتے ہوئے کہا۔

"اوکے سر ہولڈ فار ون منٹ" ـــــ دوسری طرف سے ریسپشنسٹ نے قدرے جھنجھلاتے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔ اور چند لمحوں بعد ایک باوقار آواز گونجی۔

"یس ڈاکٹر نکلسن سپیکنگ" ـــــ

عمران نے گو آپریٹر کو ٹاپ سیکرٹ کہہ دیا تھا اور اسے علم تھا کہ اب آپریٹر اس کی کال نہیں سنے گی۔ مگر پھر بھی احتیاط کے طور پر اس نے بطور ایکسٹو ڈاکٹر نکلسن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ڈاکٹر علی عمران سے بات کیجئے" ـــــ

"علی عمران" ـــــ ڈاکٹر نکلسن نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔ مگر دوسرے لمحے عمران اپنی اصل آواز میں بول پڑا

"ہیلو ڈاکٹر نکلسن! میں پاکیشیا سے علی عمران ایم۔ ایس۔ سی۔ ڈی۔ ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں۔ سناؤ تمہاری محبوبہ فلورا کا کیا ہوا۔ کہیں اسے چیچک تو نہیں نکل آئی" ـــــ عمران نے اپنے مخصوص شگفتہ لہجے میں کہا۔ فلورا کا حوالہ اس نے نکلسن کو یاد دلانے کے لئے دیا تھا۔ آکسفورڈ میں نکلسن کی ایک محبوبہ تھی۔ جس کے دماغ میں ہر وقت یہ سنک سوار رہتی تھی کہ کہیں اسے چیچک نہ نکل آئے اور اس کا چہرہ بدنما نہ ہو جائے۔

حوالہ کامیاب رہا۔ ڈاکٹر نکلسن کو عمران کی بابت سب کچھ یاد آ گیا:

"ارے مسخرے کی اولاد۔ تم اتنی مدت کے بعد آج کہاں سے ٹپک پڑے"۔ ڈاکٹر نکلسن نے انتہائی بے تکلفانہ لہجے میں جواب دیا۔

"ہوش میں رہ کر بات کرو ڈاکٹر۔ اگر ڈیڈی کو پتہ چل گیا کہ تم نے انہیں مسخرہ

www.urdupalace.com

کہا ہے تو وہ تمہیں ناگالینڈ آ کر شوٹ کر دیں گے۔ ہاں اور میں ابھی ابھی نہیں ٹپکا مجھے شجر حیات سے ٹپکے ہوئے پینتیس سال ہو چکے ہیں" —— عمران نے بھی بڑے خوشگوار لہجے میں جواب دیا۔

"اچھا اچھا ٹپکے صاحب یہ بتلاؤ کہ کیسے یاد کیا اور کیا کر رہے ہو وہاں پر۔ سڑکیں ناپ رہے ہو گے۔ تم جیسے مسخرے کو بھلا کس نے نوکری دینی ہے" —— ڈاکٹر نکلسن نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تم تو یار کوئی نجومی ہو۔ تمہیں کیسے پتہ چل گیا کہ میں سڑکیں ناپ رہا ہوں"۔ عمران نے لہجے میں حیرت پیدا کرتے ہوئے کہا۔

"اچھا اچھا اب جلدی سے مجھے وہ کام بتلاؤ جس کے لئے فون کیا ہے۔ فارن کال ہے۔ اچھے خاصے پیسے خرچ ہو جائیں گے۔ کہیں ڈاکہ تو نہیں ڈالا" —— ڈاکٹر نکلسن نے ہنستے ہوئے کہا۔

"مجھے نوکری کی ضرورت ہے یار" —— عمران نے بڑے فریاد بھرے لہجے میں کہا۔

"تو آجاؤ میرے پاس ڈرائیور کی جگہ خالی ہے" —— ڈاکٹر نکلسن نے بھی ترکی بہ ترکی جواب دیا۔

"کتنی گاڑیاں روز خرید سکتے ہو۔ کیونکہ جس گاڑی کا میں ڈرائیور ہوں گا اس کو ایک ہی دفعہ سڑک پر نکلنا نصیب ہو گا" —— عمران نے جواب دیا۔

"اچھا میں رسیور رکھ رہا ہوں۔ بھائی تم تو نکمے آدمی ہو۔ مگر میرا وقت بہت قیمتی ہے" —— ڈاکٹر نکلسن نے زچ ہوتے ہوئے کہا۔

"اوہو رسیور نہ رکھنا بڑی مشکل سے کال ملی ہے۔ یہ بتلاؤ کہ کیا کوئی ایسی مشین ایجاد کر لی گئی ہے جس سے مصنوعی بارش برسائی جا سکے اور آسمانی بجلی پیدا کر کے

www.urdupalace.com

کنٹرول کیا جا سکے" ـــــ عمران اصل مطلب پہ آگیا۔

"فی الحال ایجاد تو نہیں ہوئی مگر اس تھیوری پہ ریسرچ ہو رہی ہے۔ کیوں کیا بات ہے" ـــــ اس بار ڈاکٹر نکلسن کے لہجے میں سنجیدگی کے ساتھ حیرت بھی شامل تھی۔

"بفرض محال اگر ایجاد کر لی گئی ہو تو اس مشین کو ڈھونڈنے کا کوئی طریقہ ہے"۔ عمران نے پوچھا۔

"ہاں جہاں وہ مشین فٹ ہوگی اس کا ایگزاسٹ ایریل ہوگا۔ جس کے ذریعے وہ بخارات فضا میں پھیلائے جائیں گے۔ اور وہ ایریل خاصی بلندی تک لے جانا ہوگا۔ اس ایریل سے اس مشین کا پتہ چلایا جا سکے گا" ـــــ ڈاکٹر نکلسن نے جواب دیا۔

"ڈاکٹر نکلسن آئیڈیا تو اچھا ہے مگر یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس ایریل کو ٹی وی ایریل کی شکل دے دی گئی ہو۔ اور تمہیں معلوم ہے کہ ٹی وی ایریل کا تو ہر جگہ جال بچھا ہوا ہے۔ عمران نے کہا۔

"یار تم ضرورت سے زیادہ ذہین ہو۔ یہ خیال تو مجھے نہیں آیا تھا۔ تو کیا کوئی تخریبی کام ہو رہا ہے" ـــــ ڈاکٹر نکلسن نے سنجیدگی سے کہا۔

"ایسا ہی سمجھ لو" ـــــ عمران نے مبہم سے لہجے میں جواب دیا۔

"اسے ٹریس کرنے کا ایک اور طریقہ یہ بھی ہو سکتا ہے۔ اگر فضا میں ایکس الیون بی فائیو گیس پھیلا دی جائے۔ تو جس ایریل سے وہ بخارات نکلیں گے۔ اس ایریل کے سرے پر نیلے رنگ کے غبارے پھوٹتے نظر آئیں گے۔ مگر یہ گیس بیحد قیمتی ہوتی ہے"۔ ڈاکٹر نکلسن نے کہا۔

"بس بس ٹھیک ہے سمجھ میں آگئی پیارے بچے۔ اب تم فلورا سے عشق لڑاؤ۔ تم نے بھلا کیا ریسرچ کرنی ہے۔ جسے اتنا بھی علم نہیں کہ ایکس الیون بی فائیو گیس نہیں بلکہ

www.urdupalace.com

موم بتی ہوتی ہے" ــــــ عمران نے چہکتے ہوئے کہا۔
"میں سمجھا نہیں" ــــ ڈاکٹر نکلسن نے کہا۔
"ہمارے ہاں لائٹ جلانے کا ایک آلہ ہوتا ہے جسے گیس کہتے ہیں۔ اچھا بائی بائی" عمران نے کہا اور رلیسیور رکھ دیا۔ ڈاکٹر نکلسن نے واقعی ایک کام کی بات بتائی تھی۔ گو وہ گیس خاصی قیمتی تھی مگر ملکی سالمیت کے سامنے وہ کیا حقیقت رکھتی ہے۔
لائن ختم کر کے اس نے ڈاکٹر داور کو کال کیا اور ان سے گیس کے دو سلنڈر فوری طور پر مہیا کرنے کی درخواست کی۔ ڈاکٹر نے دوسرے دن کا وعدہ کیا اور عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس نے کیس حل کر لیا ہو۔ ایک دفعہ مجرموں کے اڈے کا پتہ چل جائے پھر وہ انہیں دیکھ لے گا۔
چنانچہ خوشی کے مارے اس کے منہ سے بے اختیار سیٹی نکلنے لگی۔

جولیا ٹیکسی سے اتری اور پھر سُپر مارکیٹ کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گئی۔ آج بیٹھے بیٹھے خیال آگیا تھا کہ شاپنگ ہی کر لی جائے۔ کافی عرصے سے وہ کام کی زیادتی کی بنا پر شاپنگ سے محروم رہی تھی اور ہر عورت کی طرح شاپنگ جولیا کی بھی کمزوری تھی۔ اسے بھی شاپنگ کرنے میں انجانا سا لطف محسوس ہوتا تھا۔
جیسے ہی وہ سپر مارکیٹ میں داخل ہوئی وہ اچانک چونک پڑی۔ سامنے کاؤنٹر

www.urdupalace.com

پر ایک ایسا آدمی نظر آ گیا تھا جسے وہ اچھی طرح پہچانتی تھی۔ کافی عرصہ پہلے ایک کیس کے سلسلے میں اس کا واسطہ اس آدمی سے پڑ چکا تھا۔ یہ فلیپر تھا کافرستان سیکرٹ سروس کا خطرناک ایجنٹ اسے یہاں اس طرح دیکھ کر وہ حیران رہ گئی وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ فلیپر اس طرح کھلے عام اس کے ملک میں شاپنگ کرتا پھرے گا۔ اور وہ بھی میک اپ کے بغیر۔ اس کی چھٹی حس بیدار ہو گئی اور تفریح کی بجائے فرض کا احساس غالب آ گیا۔ پہلے تو اس نے سوچا کہ وہ فوراً ایکسٹو کو فون کرے اور فلیپر کے متعلق اطلاع دے دے مگر اس نے یہ خیال ترک کر دیا۔ وہ پہلے فلیپر کی رہائش کے متعلق معلومات حاصل کرنا چاہتی تھی تاکہ ایکسٹو پر اپنی کارکردگی کا رعب ڈال سکے۔ چنانچہ یہ فیصلہ کرتے ہی وہ تیزی سے مڑی اور پھر سپر مارکیٹ سے باہر آ گئی۔ باہر موجود ایک خالی ٹیکسی کا دروازہ کھولا اور پچھلی نشست پر بیٹھ گئی۔

"کہاں چلنا ہے میڈم" ـــــ ٹیکسی ڈرائیور نے میٹر ڈاؤن کرتے ہوئے بڑے مودبانہ لہجے میں پوچھا۔

جولیا نے پرس سے ایک بڑا سا نوٹ نکالا اور ڈرائیور کی ہتھیلی پر رکھتے ہوئے کہا۔

"مجھے ایک آدمی کا تعاقب کرنا ہے کچھ گھریلو مسئلہ ہے" ـــــ

"بے فکر رہیں مادام اس نوٹ کی موجودگی میں مسئلہ چاہے گھریلو ہو یا عاشقانہ، کوئی فرق نہیں پڑتا" ـــــ ٹیکسی ڈرائیور نے شرارت سے مسکراتے ہوئے کہا اور نوٹ جیب میں ڈالا کر سیدھا ہو گیا۔

"وہ آدمی ابھی سپر مارکیٹ سے باہر آئے گا۔ انتظار کرو" ـــــ جولیا نے اس کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔ اور ڈرائیور خاموش بیٹھا رہا۔ مگر اس کی نظریں سپر مارکیٹ کے دروازے پر جم گئیں۔ تقریباً پندرہ منٹ کے انتظار کے بعد سپر

www.urdupalace.com

مارکیٹ کے دروازے پر فلیپر کی صورت نظر آئی۔ فلیپر نے باہر نکل کر ایک لمحے کے لئے اِدھر اُدھر دیکھا اور پھر وہ سیدھا پارکنگ شیڈ کی طرف بڑھ گیا۔

"یہ سیاہ پینٹ اور سفید شرٹ والا آدمی ہمارا مطلوبہ آدمی ہے" ـــــ جولیا نے اشارے سے ڈرائیور کو فلیپر سے روشناس کراتے ہوئے کہا۔

"بہتر مادام" ـــــ ڈرائیور نے گاڑی سٹارٹ کر دی۔ فلیپر سیدھا ایک سُرخ رنگ کی سپورٹس کار کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے کار کا دروازہ کھولا اور پھر چند لمحوں بعد اس کی کار ایک ٹرن لے کر سیدھی ہو گئی اور مین روڈ کی تیز ٹریفک میں شامل ہو گئی جولیا کی ٹیکسی بھی اس کے پیچھے پیچھے تھی۔ ڈرائیور بڑی ہوشیاری سے تعاقب کر رہا تھا۔ فلیپر کی کار مختلف سڑکوں سے ہوتی ہوئی جب شہر سے باہر سنسان پہاڑیوں کی طرف جانے والی سڑک پر مڑی تو جولیا بے اختیار چونک پڑی۔

یہ سڑک سنسان تھی اور اب اس پر صرف دو گاڑیاں دوڑ رہی تھیں۔ آگے فلیپر کی کار اور پیچھے جولیا کی ٹیکسی۔ جولیا نے تیزی سے پرس کھول کر ریوالور ہاتھ میں پکڑ لیا۔ وہ کسی بھی ممکنہ خطرے سے نمٹنے کے لئے ہو گئی تھی۔ اسے صورت حال سے اندازہ ہو گیا تھا کہ فلیپر اپنے تعاقب سے آگاہ ہو گیا ہے۔ ویسے دوسری صورت بھی ممکن تھی کہ شاید فلیپر نے ان پہاڑیوں کے قریب ہی کہیں اڈہ بنایا ہوا ہو۔

دونوں گاڑیاں ایک دوسرے کے پیچھے بھاگتی ہوئی شہر سے کافی دور نکل آئی تھیں۔ دونوں کاروں کے درمیان کم از کم دو فرلانگ کا فاصلہ تھا۔ آگے ایک تنگ موڑ تھا اور موڑ پر ہی ایک بڑا سا ٹیلہ موجود تھا۔ فلیپر کی کار موڑ مڑتے ہی نظروں سے اوجھل ہو گئی۔ پھر جولیا کی ٹیکسی جیسے ہی موڑ مڑی اچانک ایک فائر ہوا اور ٹیکسی لڑکھڑانے لگی۔ ڈرائیور نے جو گھریلو مسئلے کے خیال میں بڑے اطمینان سے گاڑی چلا رہا تھا۔ بوکھلا کر فل بریکیں لگا دیں اور ٹیکسی گھومتی ہوئی رک گئی۔

www.urdupalace.com

"یہ کیا ہوا مادام" ـــــ ڈرائیور نے پیچھے مڑ کر جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ مگر اس سے پہلے کہ جولیا جواب دیتی۔ اچانک ریوالور کی نال ان کے قریب آگئی۔

"خبردار اگر کسی نے حرکت کی تو گولیوں سے بھون دوں گا۔ ہاتھ اٹھا کر باہر نکل آؤ" ـــــ فلیپر نے جو کار سے چند قدم کے فاصلے پر انہیں کور کئے کھڑا تھا انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

اور سب سے پہلے ڈرائیور ہاتھ اٹھائے باہر نکل آیا۔

"سر محترم نے مجھے کہا تھا کہ گھریلو مسئلہ ہے" ـــــ ڈرائیور نے بوکھلاتے لہجے میں فلیپر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں جب تمہاری لاش اس ویرانے میں ملے گی تو مسئلہ واقعی گھریلو نوعیت اختیار کر جائے گا" ـــــ فلیپر نے طنزیہ لہجے میں کہا اور ڈرائیور کے چہرے پر ہوائیاں اڑنے لگیں۔

ایک لمحے کے لئے جولیا نے سوچا کہ فلیپر پر فائرنگ کر دے مگر دوسرے لمحے اس نے یہ خیال ترک کر دیا۔ اگر فلیپر کسی مجرمانہ نیت سے اس ملک میں موجود ہے تو پھر اسے ابھی مزید تفصیلات جاننی چاہیئں۔ چنانچہ اس نے ریوالور اپنے گریبان میں ڈالا اور پھر ہاتھ اٹھائے باہر نکل آئی۔

"کیا بات ہے تم نے ہمیں روکنے کی کوشش کیوں کی ہے۔ میرے پاس کچھ زیادہ رقم نہیں ہے" ـــــ جولیا نے بڑے معصوم لہجے میں کہا۔

فلیپر چند لمحے بغور جولیا کو دیکھتا رہا۔ پھر اس کی آنکھوں میں ایک تیز چمک لہرائی اور وہ مسکراتے ہوئے بولا۔

"صد فیصد تم۔ میں تمہیں پہچان گیا ہوں۔ مجھے یاد آگیا ہے کہ ایک دفعہ تم مجھے

www.urdupalace.com

ڈاج دے کر نکل گئی تھیں اور میں اس انتقام کی کسک آج تک دل میں لئے پھر رہا ہوں۔ آج میں دل بھر کر انتقام لوں گا" ـــــ فلیپر کے لہجے میں انجانی سی مسرت شامل تھی۔

"تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے۔ میرا نام صوفیہ نہیں مارگریٹ ہے" ـــــ جولیا نے سنجیدگی سے جواب دیا۔

"نام کچھ بھی کیوں نہ ہو۔ اس سے کچھ فرق نہیں پڑتا۔ اب تم خاموشی سے میری کار کی طرف چلو۔ اگر تم نے کوئی غلط حرکت کرنے کی کوشش کی تو پھر میں تمہیں گولی مار دوں گا" ـــــ فلیپر نے اسے حکم دیتے ہوئے کہا۔

"میں کیوں جاؤں تم تو پاگل ہو۔ میرا تمہارے سے کیا واسطہ۔ اگر رقم چاہیئے تو تھوڑی بہت میرے پاس ہے لے لو اور جان چھوڑو" ـــــ جولیا نے چہرے پر خوف کے تاثرات پیدا کرتے ہوئے کہا۔

"جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو" ـــــ فلیپر نے اس بار انتہائی کرخت لہجے میں کہا اور جولیا چند لمحوں تک کش مکش کے انداز میں کھڑی رہی اور پھر مڑ کر کار کی طرف چلنے لگی۔ ڈرائیور ابھی تک ہاتھ اٹھائے کھڑا تھا۔ فلیپر نے ایک نظر اس کے چہرے پر ڈالی اور دوسرے لمحے اس کی انگلی نے ٹریگر پر حرکت کی اور سائلنسر لگے ریوالور سے نکلنے والی گولی ڈرائیور کے عین سینے میں پیوست ہوگئی۔ ڈرائیور کے منہ سے بے اختیار چیخ نکلی اور وہ سینہ پکڑ کر ڈھیر ہوگیا۔

ڈرائیور کی چیخ سن کر جولیا بے اختیار پیچھے مڑی۔ اس نے ڈرائیور کو خون میں لت پت تڑپتے دیکھا۔ بے گناہ ڈرائیور کی موت پر اس کا خون کھول اٹھا۔ اس کے ذہن سے تمام مصلحتیں یکدم صاف ہوگئیں۔ اس نے انتہائی پھرتی سے گریبان میں ہاتھ ڈالا اور پھر اس سے پہلے کہ فلیپر سنبھلتا۔ جولیا نے فائر کر دیا اور فلیپر کے ہاتھ سے ریوالور کسی

www.urdupalace.com

کٹی پتنگ کی طرح اڑتا ہوا دور جا گرا۔ اور فلیپر نے بے اختیار اپنا ہاتھ پکڑ لیا۔

"ہینڈز اپ"۔ "خبردار اگر کوئی حرکت کی تو یہیں بھون دوں گی" ——— جولیا کے لہجے میں بے حد کرختگی تھی۔ آنکھوں میں غصے کی سرخی تھی اور فلیپر نے خاموشی سے ہاتھ اٹھا دیئے۔

"دل تو یہی چاہتا ہے کہ اس بے گناہ ڈرائیور کی طرح تمہیں یہیں بھون دوں مگر"... جولیا نے غصے سے دانت پیستے ہوئے کہا۔

"میں کسی فالتو آدمی کو برداشت کرنے کا عادی نہیں ہوں" ——— فلیپر نے بڑے اطمینان سے کہا۔ اس کے اطمینان سے صاف ظاہر تھا کہ وہ جولیا کی طرف سے قطعی مطمئن ہے۔

"اچھا اب اپنی کار کی طرف چلو اور دیکھو اگر تم نے کوئی غلط حرکت کرنے کی کوشش کی تو میں تم سے زیادہ درندگی کا ثبوت دے سکتی ہوں" ——— جولیا بڑے چوکنے انداز میں کھڑی تھی۔ کیونکہ اسے یقین تھا کہ فلیپر جیسے آدمیوں سے کسی بھی لمحے کوئی بھی حرکت بعید نہیں ہے۔

فلیپر خاموشی سے اس کے قریب سے گزر کر کار کی طرف بڑھ گیا۔ جولیا ریوالور اٹھائے اس کے پیچھے پیچھے چل رہی تھی۔

جیسے ہی وہ دونوں کار کے قریب پہنچے۔ جولیا نے اسے مزید ہدایات دیں۔

"ڈرائیونگ سیٹ سنبھالو" ———

اور فلیپر خاموشی سے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ جولیا نے پچھلی سیٹ سنبھالی ریوالور کا رخ بدستور فلیپر کی طرف تھا۔

"کدھر چلوں جان من" ——— فلیپر نے بڑے عاشقانہ لہجے میں اگنیشن پر ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھا۔ اس کے لہجے سے جھلکتا ہوا گہرا اطمینان جولیا کے لیے

www.urdupalace.com

تشویش انگیز تھا۔ مگر وہ سوائے چوکنا رہنے کے اور کیا کر سکتی تھی۔

"گاڑی واپس موڑو" ـــــ جولیا نے کرخت لہجے میں جواب دیا اور فلیپر نے گاڑی سٹارٹ کر دی اور پھر وہ اسے تیزی سے موڑنے لگا۔ گاڑی جیسے ہی ایک ٹرن کھا کر مڑی فلیپر نے بیک ویو سے ایک نظر جولیا پر ڈالی اور دوسرے لمحے اس نے ہاتھ سے غیر محسوس طریقے سے ڈیش بورڈ میں لگے ہوئے ایک چھوٹے سے بٹن کو دبایا۔ بٹن دبتے ہی ایک تیز سرسراہٹ کی آواز گونجی اور دونوں سیٹوں کے درمیان ایک شیشے کی دیوار گر گئی۔

جولیا نے سرسراہٹ کی آواز سنتے ہی ٹریگر دبا دیا مگر اس کے ریوالور سے نکلی ہوئی گولی شیشے سے ٹکرا کر نیچے گر گئی۔

جولیا نے بوکھلا کر دروازہ کھولنا چاہا۔ مگر دروازہ بھی جام ہو گیا تھا اور اس کے اوریجنل شیشے کے سامنے بھی درمیانی شیشے کی طرح شیٹ گر چکی تھی۔ اب جولیا بے بس ہو چکی تھی۔ اسی لمحے اس نے فلیپر کو گلا پھاڑ کر قہقہہ لگاتے دیکھا۔ گو بند شیشوں کی وجہ سے اس کے کانوں میں کوئی آواز نہیں پہنچ رہی تھی۔ مگر فلیپر کے دل جلانے والے ایکشن اسے صاف نظر آ رہے تھے۔

فلیپر نے ڈیش بورڈ پر موجود ایک اور بٹن کو دبایا۔ اب اس کی آواز جولیا کو صاف سنائی دینے لگی تھی۔

"کیا حال ہے جان من" ـــــ فلیپر کا لہجہ تضحیک آمیز تھا۔ آنکھیں فتح اور کامیابی سے چمک رہی تھیں۔

"بکواس بند کرو اور فوراً گاڑی روک دو ورنہ" ـــــ جولیا نے جھنجھلاتے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔ مگر "ورنہ" کے بعد وہ بھی رک گئی کیونکہ دوسری کوئی صورت نہیں تھی۔

www.urdupalace.com

Advertisement at Urdu Palace

Are you looking for an affordable website to advertise your business?

Urdu Palace offers lowest rates for all advertisers.

For Advertisement of your brand or business on our website call us or contact us through Whatsapp on following numbers

+92-348-8709449

www.urdupalace.com